USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM
UPSS
Shaping the leaders of Ummah

عثمان پبلک اسکول سسٹم

35 YEARS OF EDUCATIONAL EXCELLENCE
تعمیر کردار سے تعمیر جہاں

معمارِ حرم باز بہ تعمیرِ جہاں خیز

ماہنامہ

تربیت
TARBIYAH

فروری ۲۰۲۵

فروری 2025 شعبان 1446ھ
Monthly e-magazine for lifelong learning & holistic development

الحیا من الایمان

حیا کے لغوی معنی وقار، سنجیدگی اور متانت کے ہیں اور اور یہ بے حیائی اور فحاشی کی ضد ہے۔

اللہ سے حیا:

اللہ سے حیا کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی کے غضب و جلال اور اس کا خوف دل میں اس طرح بٹھایا جائے کہ اس کی ناراضگی کا اندیشہ ہو اور اس کی محبت کا جذبہ رکھتے ہوئے نیک کام کریں۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

اللّٰہُ أَحَقُّ أَنْ یُسْتَحْیَا مِنْہُ مِنَ النَّاسِ

لوگوں کی نسبت اللہ اس کا زیادہ حقدار ہے کہ اس سے حیا کی جائے۔

لوگوں سے حیا:

لوگوں سے حیا کا مطلب یہ ہے کہ اپنے ستر کا خیال رکھا جائے اور لباس حیادار ہو، نیز لوگوں کے ساتھ اپنے معاملات میں برائی سے بچنے کی کوشش کی جائے۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ ہمارے پاس آتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا لباس درست فرما لیتے اور فرماتے کہ اس عثمان سے کس طرح حیا نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔

اپنے آپ سے حیا:

اپنے آپ سے حیا کا مطلب یہ ہے کہ اپنے اعضاء اور دل و دماغ کو غلط باتوں اور برے خیالات سے دور رکھا جائے اور زبان کی حیا یہ ہے کہ انسان غلط بیانی اور بے کار باتوں اور تبصروں سے اس کو بچا کر رکھے۔

لہذا جس انسان میں حیا ہوتی ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت اس میں نیکی اور خیر کے تمام اسباب موجود ہوتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم حیا کے تمام اصولوں پر عمل کریں۔ اس کو اپنی زندگی کا لازمی جزو بنالیں اور اپنے معاشرے کو حیا کے زیور سے آراستہ کرنے کے لیے اپنا کردار ادا کریں۔

35 YEARS OF EDUCATIONAL EXCELLENCE
تعمیرِ کردار سے تعمیرِ جہاں

معلمہ ریما نعمان کیمپس ۱۹

- فہم القرآن
- فہم الحدیث
- سیرت نبویؐ
- تعلیم و تربیت
- شخصیت
- انٹرویوز
- تعمیرِ شخصیت
- کیریر کونسلنگ
- طب و صحت
- اقبالیات
- گوشہ عثمانین
- اقدار
- رہنمائے والدین
- سائنس و ٹیکنالوجی
- تعارفِ کتاب
- تاریخ

القرآن

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

تم میں کچھ لوگ تو ایسے ضرور ہی ہونے چاہئیں جو نیکی کی طرف بلائیں، بھلائی کا حکم دیں، اور برائیوں سے روکتے رہیں۔ جو لوگ یہ کام کریں گے وہی فلاح پائیں گے۔

(آل عمران، 104)

الحدیث

حدیث نبوی ﷺ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”حیاء ایمان سے ہے اور ایماندار جنت میں داخل ہو گا بے حیائی بداخلاقی ہے اور بداخلاق کا مقام دوزخ ہے۔“

(بخاری)

حیا اور اپنا جائزہ:

- کیا معاشرے میں بڑھتی ہوئی بے حیائی مجھے پریشان کرتی ہے ؟ — ہاں نہیں
- کیا میری گفتگو بااخلاق ہوتی ہے؟ — ہاں نہیں
- میں سوشل میڈیا کے ذریعے اعلیٰ اخلاقی اقدار کے فروغ کی لیے کوشاں ہوں — ہاں نہیں

انسانیت کا زیور شرم و حیا

محسنِ انسانیت حضرت محمد ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: ”جب تم حیا کو کھو دو، تو جو چاہے کرو"۔ یعنی انسانی زندگی سے اگر شرم و حیا معدوم ہو جائے تو ایسی زندگی کی کوئی قدر و منزلت نہیں۔ دنیا میں اسلام سے بڑھ کر کوئی مذہب بے حیائیوں پر روک لگانے والا نہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: اے نبی ﷺ! مومن مردوں سے کہو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔ (سورۃ النور) سورۂ احزاب میں مومن عورتوں کو حکم دیا گیا کہ تم اپنے گھروں کے اندر رہو اور بے پردہ ہو کر باہر نہ نکلو جس طرح دور جاہلیت میں عورتیں بے پردہ باہر نکل کر گھومتی پھرتی تھیں۔ حیا کے جوہر کی آبیاری بچپن سے کی جاتی ہے اور اس کی حفاظت مستقل اور مسلسل کرنا ہوتی ہے۔ ابتدائی عمر کو تربیتی حوالے سے جتنی اہمیت حاصل ہے بدقسمتی سے اسی قدر اس عمر کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔

اس سلسلے میں کچھ اہم باتیں ہیں جن کا دھیان والدین کو ہر حال میں رکھنا چاہیے۔

حدود کا تعین:

جی ہاں یہ کافی مشکل ہو گا لیکن ضروری ہے کہ بچوں اور بچیوں کو بچپن سے ہی حدود کے بارے میں بتایا جائے۔ اسلام میں آزادی کا کیا مطلب ہے اور اللہ کی بنائی ہوئی حدود کا خیال کس طرح رکھا جاتا ہے یہ سب بچوں کو کر کے دکھانا ہو گا۔

بچوں کے لباس کا خیال رکھنا:

لڑکے اور لڑکیوں کو ابتدائی عمر سے ہی ساتر لباس پہنایا جائے۔ لباس کے معاملے میں "ابھی تو بچہ ہے" کے اصول کو بدل کر "مومن بچہ" کی اصطلاح کو عام کرنا ہو گا۔ گھروں میں نو عمر لڑکے اور لڑکیوں کی نشست و برخاست کا انتظام علیحدہ کیا جائے۔ اپنے بچوں کے لیے مخلوط تعلیمی ادارے کا انتخاب نہ کریں۔

یاد رکھیں کہ بچے آپ کا عکس ہیں:

آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے بچے حیادار ہوں تو سب سے پہلے تو والدین کو خود اس لفظ کا حقیقی، اخلاقی و مذہبی لحاظ سے شعور ہونا چاہیے۔ شرم و حیا سے عاری گفتگو، انداز و اطوار، حرکات و سکنات اور لب و لہجہ باقی تمام محاسن پر پانی پھیر دیتا ہے۔ اگر اس باب میں احتیاط اور شائستگی نہیں اختیار کی جاتی تو پھر بڑی دین داری اور عبادت گزاری کا بھی بچے پر کوئی تاثر نہیں جم سکتا۔ لہٰذا محرم اور غیر محرم کا وہ شعور جو قرآن و سنت میں بتایا گیا ہے اس کو بتدریج اجاگر کیا جائے۔ عریانی، فحاشی، مرد و زن کا اختلاط، حیا سے عاری گفتگو، اور ستر سے بے نیاز لباس کو فیشن کے طور پر اپنانا ایسی بیماریاں ہیں جو معاشرے سے محبت، اخلاق، لحاظ، مروت جیسے پیارے احساسات کو ختم کر رہی ہیں۔ ان بیماریوں کے خلاف جہاد کرنے کے لئے اور اپنے بچوں کی ایک اسلامی اسپرٹ کے ساتھ پرورش کرنے کے لیے والدین کو اس کو ایک مہم کے طور پر جاری رکھنا پڑے گا۔ اور خود کو بچوں کے سامنے رول ماڈل بنانا ہو گا۔

آپ کا بچہ کوئی پروجیکٹ نہیں ہے:

ماہرِ نفسیات کے مطابق 'آپ کا بچہ ایک مشق نہیں جسے آپ جلدی جلدی نمٹا دیں۔ نہ ہی ایک پراجیکٹ ہے جسے آپ بہترین انداز میں مکمل کر سکیں کر سکیں۔ آپ کا بچہ ایک انسان ہے جو اپنی ایک انفرادیت رکھتا ہے۔ بچے چھوٹے ہوں یا بڑے، وہ سب سے پہلے ایک انسان ہیں۔ لہٰذا انتہائی تحمل کے ساتھ ان کے موڈ کو مدِ نظر رکھتے ہوئے تربیت پر دھیان دینا ہے۔ اس دور میں بچے میڈیا کے زیرِ اثر ہیں تو ان کے لیے میڈیا کا مناسب استعمال نہایت ہی اہمیت کا حامل ہے۔ ہمارے ہاں میڈیا کی جو صورتیں موجود ہیں، وہ تواتر سے بچوں اور بڑوں کو بے حیائی کا درس دے رہی ہیں۔ میڈیا کے استعمال سے متعلق چند لوگوں کے تجربات شاید قارئین کے لئے مفید ثابت ہوں۔

اچھے اور کار آمد پروگرامز کی ایک فہرست تیار کر کے بچوں کو دکھائے جا سکتے ہیں۔ چینلز پر پاس ورڈ لگا کر ہر چینل تک بچوں کی رسائی کو کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔

والدین کو اپنے بچوں سے مکالمے کو فروغ دینا چاہیے اور ان کے ذہنوں میں پیدا ہونے والے سوالات کو سختی سے دبا دینے کی بجائے ان پر کھل کر بحث کرنی چاہیے۔ انٹرنیٹ کے غلط استعمال کو روکنے کا واحد طریقہ یہی ہے کہ کمپیوٹر کو گھر میں مناسب جگہ پر رکھا جائے۔ انٹرنیٹ پر بچوں کے لئے بہت سے مثبت ویب سائٹس موجود ہیں، بچوں کو ان ویب سائٹس کی ترغیب دلائی جانی چاہیے۔ بچوں پر سختی سے ہر حال میں پرہیز کرنا چاہیے۔ اس سختی کے نتیجے میں بچے یا تو بغاوت پر اتر آتے ہیں، یا وہ منافقت کا رویہ اختیار کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں اور یا پھر والدین کی مرضی کے مطابق خود کو ڈھال تو لیتے ہیں لیکن ان کی اپنی شخصیت اور تخلیقی قوتیں مسخ ہو کر رہ جاتی ہیں۔ بعض مخصوص حالات میں معمولی سختی کے کچھ فوائد ہوتے ہیں لیکن اس کا استعمال نہایت ہی احتیاط سے کرنا چاہیے۔

قرآن میں ارشاد ہے کہ:۔

يَاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا قُوٓا اَنفُسَكُمۡ وَاَهۡلِيكُمۡ نَارًا (التحریم ٦:٦٦)

اے ایمان والو! بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو (جہنم کی) آگ سے“۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری نسلوں کو جہنم کے عذاب سے بچائے۔

(عنبرین معین۔ کیمپس 8)

35 YEARS OF EDUCATIONAL EXCELLENCE
تعمیرِ کردار سے تعمیرِ جہاں

بچوں کی شخصیت سازی میں حیا کی اہمیت

حیا مسلمان کی زندگی کا لازمی جزو ہے حیا نہ صرف ذاتی زندگی میں اہم ہے بلکہ یہ اسلامی معاشرے کی بقاء اور قیام کے لئے بہت ضروری ہے۔ آجکل جہاں سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ کے ذریعے سے جس تیزی سے برائیاں پھیل رہی ہیں والدین پر لازم ہے کہ وہ اپنے بچوں کو حیا کا درست فہم دیں۔ بچوں کے سامنے اسلامی تعلیمات اور اللہ کی بتائی ہوئی حدود کا تذکرہ کرتے رہیں، والدین ہی اپنے بچوں میں حیا کو پروان چڑھانے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

اسلام میں حیا کی اہمیت:

قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا ہے کہ "مومن مردوں سے کہو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں" (سورۃ النور) درج بالا آیت میں نظر کی حفاظت کا حکم صرف مومن مردوں کے لئے خاص نہیں ہے بلکہ مومن عورتوں کے لئے بھی یہی حکم ہے کہ اپنی زینت چھپائیں، نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی آوازیں پست رکھیں۔ حکیم لقمان نے بھی اپنے بیٹے کو حیا اور عاجزی کے ساتھ زندگی گزارنے کی نصیحت کی ہے "اور زمین میں اکڑ کر مت چلو، بے شک اللہ کسی متکبر اور فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔ چال میں میانہ روی اختیار کرو اور اپنی آوازوں کو دھیما رکھو بے شک سب سے بُری آواز گدھے کی آواز ہے۔" فرمانِ آخر الزّماں ﷺ ہے کہ "حیا ایمان کا حصہ ہے۔" اس حدیث مبارکہ سے صاف ظاہر ہے کہ حیا اور ایمان آپس میں جڑے ہوئے ہیں جب انسان حیا کو چھوڑ دیتا ہے تو انسان کے برائی کی طرف راغب ہونے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ شرم و حیا انسان کو برائی کی طرف جانے سے روک لیتی ہے۔

اسلام میں حیا کی عملی مثالیں:

بہترین حیادار شخصیت ہمارے پیارے آخری نبی ﷺ کی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اتنی حیادار تھیں کہ رسول اللہ ﷺ اور اپنے والد (حضرت ابو بکر صدیقؓ) کے ساتھ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ دفن ہوئے تو قبر مبارک پر اپنی چادر اوڑھ کر جاتی تھیں (مسند احمد)۔ حیا کی پیکر نبی آخر الزماں کی لاڈلی بیٹی حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا بھی بہت حیا دار تھیں۔ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ام خلاد نامی ایک عورت حاضر ہوئی، ان کے چہرے پر نقاب پڑا ہوا تھا، یہ عورت اپنے بیٹے کے بارے میں دریافت کر رہی تھی، جو جنگ میں شہید ہو گیا تھا، اصحاب رسول ﷺ میں سے کسی نے آپ کو نقاب میں دیکھ کر کہا: اس وقت بھی آپ نے نِقاب ڈال رکھا ہے، آپ نے جواباً فرمایا: میں نے بیٹا ضرور کھویا ہے، حیا نہیں کھوئی۔

والدین خود حیا کا نمونہ بنیں:

بچوں کی فطرت میں شامل ہے کہ وہ دیکھ کر زیادہ جلدی سیکھتے ہیں۔ والدین کا رہن سہن بچوں کی شخصیت پر واضح اثر ڈالتا ہے، اسی لیے والدین کو چاہیئے کہ دوسروں کے ساتھ نرمی اور شائستگی سے بات کریں، اپنی گفتگو میں حیا کو ملحوظِ خاطر رکھیں، مناسب لباس پہن کر بچوں کے لیے عملی نمونہ بنیں، اپنے بچوں کو ایسا لباس پہنائیں جو اسلامی حدود کے عین مطابق ہو، بچوں کو ستر کے بارے میں بتائیں۔ بچوں کو بااعتماد اور بے باک ہونے کا فرق سمجھائیں۔

مخلوط محفلوں سے اجتناب:

مخلوط محافل اور تقاریب اکثر و بیشتر بچوں کے اندر شرم و حیا ختم کرنے کا سبب بنتی ہیں۔ایسے بے پردہ مخلوط ماحول میں بچوں کو لے جانے سے گریز کریں اور بچوں کے سامنے ایسی محافل سے کراہیت ظاہر کریں۔

با حیا دوستوں کا انتخاب:

بچوں کو اچھے اور نیک دوستوں کی اہمیت و خوبی سے آگاہ کریں۔والدین کی ذمہ داری ہے کہ اپنے بچوں کے دوستوں سے واقف ہوں اور انہیں دوستی کا ایسا ماحول فراہم کریں جو ان کے اخلاق و کردار میں حیا کے عنصر کو بڑھائیں۔

شرم و حیا صرف بچیوں تک محدود نہیں:

والدین کی ذمہ داری ہے کہ بچوں کو ضرور بتائیں کہ ایمان کا دار و مدار حیا پر منحصر ہے۔بیٹیوں کے ساتھ بیٹوں کی بھی تربیت کریں، نگاہوں کی حفاظت کی ترغیب دیں، بچوں کو اخلاقی و معاشرتی آداب بتائیں کہ کسی کے گھر جائیں تو ایک طرف کھڑے ہو کر دروازہ کھٹکھٹائیں یہ سنت رسول ﷺ ہے، مرد ہو یا عورت ہر ایک سے فاصلہ رکھ کر بات کریں۔بچوں کو یہ حدیث سنائیں "اگر تم میں حیا نہ ہو تو جو چاہے کرو" (ترمذی) گھٹنوں سے اونچی پینٹ نہ پہنیں وغیرہ وغیرہ۔

سوشل میڈیا کا مثبت استعمال:

والدین کی ذمہ داری ہے کہ بچوں کی سرگرمیوں پر غیر محسوس طریقے سے نظر رکھیں۔بچوں کو مناسب دینی و اخلاقی مواد دیکھنے کی ترغیب دلائیں اور بتائیں اللہ ہر طرف موجود ہے وہ ہمیں دیکھ رہا ہے۔بچوں کو سیرت النبی ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اور امہات المومنین کے واقعات پر مبنی کُتب خرید کر دیں تاکہ بچوں کی ذہنی نشو و نما اسلامی اطوار کے مطابق ہو۔

35
YEARS OF EDUCATIONAL EXCELLENCE
تعمیر کردار سے تعمیر جہاں

سائرہ عمران کیمپس 32

سلسلہ

ہم سے پوچھیے

سوال

السلام علیکم۔

بچے کہنا نہیں مانتے، جس کام سے روکا جائے وہ ہی کرنا چاہتے ہیں اور جس کام کا والدین کہہ دیں وہ ان کو نہیں کرنا ہوتا۔ ایسے میں ان کو کیسے آمادہ کیا جائے کہ والدین ان کے بھلے کے لیے ہی بات کرتے ہیں۔

جواب:

وعلیکم السلام۔

بچوں کی اچھی تربیت کرنا، صحیح اور غلط کی پہچان کروانا اور درست سمت میں ان کی رہنمائی کرنا والدین کی اہم ذمہ داریوں میں سے ہے۔ اس کے لیے یقیناً یہ بات بہت اہم ہے کہ بچے آپ کی بات سنیں اس لیے والدین کی بچوں سے یہ توقع بالکل جائز ہے، لیکن آج کے معاشرے میں جہاں بچوں کے پاس ہر طرح کا exposure موجود ہے وہاں بچوں کو اپنے عقائد، اقدار، اخلاقیات سے جوڑے رکھنا ایک چیلنج بن گیا ہے۔ اکثر والدین اس بات کی شکایت کرتے ہیں کہ بچے بات نہیں مانتے یا اگر کسی کام کا کہا جائے تو اسے پورا نہیں کرتے۔ بچے اپنی عمر اور ناسمجھی کی وجہ سے بھی بعض دفعہ والدین کی کہی ہوئی بات کی وجوہات سمجھنے سے قاصر ہوتے ہیں۔ اس سلسلے میں چند عمومی تجاویز پیش کی جا رہی ہیں، امید ہے کہ آپکے اور دوسرے والدین کے لیے رہنمائی کا ذریعہ بنیں گی۔

- بچوں کے ساتھ ایک مضبوط تعلق قائم کریں۔ اس مضبوط تعلق کے نتیجے میں ہی وہ آپ پر اعتماد کریں گے، آپ کی عزت کریں گے، آپ کی بات کا احترام کریں گے اور مانیں گے بھی۔ اس اعتماد اور تعلق کے بغیر آپ جتنا بھی انہیں کسی کام کا کہیں یا روکیں، وقتی طور پر تو شاید مان جائیں، لیکن اس سے وہ کچھ سیکھیں گے نہیں۔
- بچوں سے باتیں کریں، ان کے احساسات اور خیالات کے بارے میں جانیں، خواہشات اور پسند ناپسند کا علم رکھیں اور صرف do's and don'ts بتانے کے لیے ہی ان سے مخاطب نہ ہوں۔ اپنے بارے میں بھی انہیں بتائیں اور اپنے خیالات بھی شیئر کریں۔
- بچوں سے گفتگو کرتے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ بات بچے کی ذہنی سطح کے لحاظ سے ہو۔ یعنی جو بات کہی جا رہی ہے وہ بات وہ سمجھ سکیں۔ جس کام کو کرنے کا کہا جا رہا ہے یا اس سے روکا جا رہا ہے اس کی وجوہات بھی جہاں تک ممکن ہو ان کو بتائیں۔
- ان سے عزت سے بات کریں بالکل ایسے ہی جیسے ہم دوسروں سے بات کرتے ہیں۔
- اگر ان کے کسی عمل پر آپ کو غصہ آ رہا ہے تو اس غصے کی حالت میں بات کرنے کے بجائے آپ اپنے آپ کو پرسکون کریں، پھر ان سے بات کریں۔
- منفی باتیں نا دہرائیں، ہر وقت ڈرا دھمکا کر ان سے بات کرنے سے گریز کریں. ان سے پیار محبت سے بات کریں اور کوئی کام یا بات جو آپ چاہتے ہیں کہ وہ کریں، اس کو واضح الفاظ میں انہیں سمجھائیں اور اس دوران اپنے لہجے کو دھیما اور مضبوط رکھیں اور ضرورت پڑنے پر ہدایات کو دہرا بھی لیں۔ یہ بہت فطری سی بات ہے کہ بچے اگر اپنی دلچسپی کے کسی کام میں مگن ہیں تو وہ کوئی دوسری بات سننا پسند نہیں کریں گے۔ لہذا کسی کام کا کہنے کے لیے ایسے وقت کا تعین کریں جب آپ سمجھیں کہ وہ کسی دوسری سرگرمی میں مشغول نہیں ہیں۔
- جن معاملات میں بھی ممکن ہو بچوں سے مشورہ کریں۔ ایسا کرنے سے ان کی قوت فیصلہ بہتر ہوتی ہے اور ان کے اندر ownership آتی ہے اور پھر کاموں کو بہتر انداز میں سرانجام دیتے ہیں۔
- بچوں سے حقیقت پسند توقعات رکھیں اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر انہیں ضرور سراہیں لیکن اعتدال میں۔

بچوں کے ساتھ ایک صحت مند اور پر اعتماد تعلق ان کی تربیت اور رہ نمائی کے لیے بنیادی اصول ہے۔ امید ہے کہ یہ تجاویز اس تعلق کو مزید بہتر کرنے اور بچوں کی بہترین تربیت کرنے میں مددگار ثابت ہوں گی۔

جزاک اللہ خیر

آمنہ کامران ڈپٹی مینیجر مینٹورنگ اینڈ کاؤنسلنگ ڈپارٹمنٹ

MODESTY

Mehak was sitting at the bus stop, waiting for the bus to go to school. Beside her, there was a girl wearing an abaya, gloves, and a niqab, deeply engaged in reading a book titled ‘Haya’ (Modesty). Mehak kept looking at the girl, who was reading the book with great focus. She began to wonder what the meaning of Haya might be. Just then, her bus arrived. She decided that today, once she got home, she would ask her mother about it.

“Ammi, Ammi! Today I want to ask you something,” Mehak put her school bag on the table and asked.

“Yes, beta, ask me”, her mother replied.

“Ammi, I want to know what modesty means, why it’s important in Islam, and how it benefits us,” Mehak asked.

"First, take some rest, then I'll answer you", Mehak's mother replied.

"No, please tell me first", Mehak requested.

“Alright, sit here I will tell you what modesty means.

Modesty is basically staying away from anything that makes your soul impure. It can be about your eyes, heart, or mind. When someone has modesty, they automatically understand what is right and wrong. Life becomes more meaningful, and they see the difference between temporary worldly things and eternal life.

“Modesty makes a person dislike bad deeds and want to do good. It pulls their heart towards the Qur’an and away from wrong things like listening to music. They understand the difference between close relatives (mahram) and strangers (non-mahram). In short, modesty helps a person realize the purpose of life”.

“Have you ever noticed that when we offer our prayers, protecting our hearts and minds from sin and shielding ourselves from evil, our worries begin to resolve on their own and difficulties find their way?” Her mother asked.

“Yes Ammi I have noticed that when we keep the heart and mind from bad things then we feel peace in the heart and when we distance ourselves from this, our hearts remain restless.”Mehak replied.

“Yes beta and if modesty is lost, a person ruins their own life. They lose in both this world and the hereafter.”

“Ammi, and it also means that without modesty, we can’t even see life the right way?” Mehak asked.

“Yes, beta, that’s true”, her mother said.

“But Ammi, what does Islam say about modesty?” Mehak asked with excitement.

“Beta, our Prophet (P.B.U.H) said that modesty is part of faith. Without it, faith is incomplete. Shaytan tries to misguide us in every way, and when someone moves away from Allah, they can’t tell right from wrong anymore. To stay safe from Shaytan, we must follow Allah’s path, and modesty is a big part of it.”

“Thank you, Ammi! You explained it so well. From now on, I’ll keep my heart and mind focused on what Allah wants so I can succeed in this world and the Hereafter,” Mehak said happily.

“Yes, beta, that’s the real success,” her mother replied.

Hearing this, Mehak felt calm and went to offer namaz.

Firoza Kanwal Campus: 49

کیا آپ اپنے بچے کی تربیت اور اس کے اخلاق و کردار کی درستی کے لیے فکر مند ہیں؟

کیا آپ کسی مستند کاؤنسلر سے رہنمائی چاہتے ہیں؟

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ بہترین والدین بننے کا اعزاز حاصل کریں!!

ہم لا رہے ہیں آپ کے لیے---

عثمان پبلک اسکول سسٹم کے تربیہ ای میگزین میں ایک ایسا مستقل سلسلہ

ہم سے پوچھیے

جو آپ کے سوالات کے تسلی بخش جواب دے گا۔ آج ہی اپنے سوالات اس ای میل ایڈریس پر بھیجیے

JOIN OUR GUIDES

mcd@usman.edu.pk

Our very own Usmanians

You are invited to write your heart out in a special section of

TARBIYAH E-MAGAZINE

Your writing may contain

Any unforgettable memory of your school..

Any thing which you like the most about UPSS...

Any article with authentic knowledge related to career opportunities and different professions.

Any word of advice for your juniors

Your achievement , success stories

And much more...

JOIN OUR GUIDES

UPSS — USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM — Shaping the leaders of Ummah

DEPARTMENT OF
MENTORING & COUNSELLING
USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM

35 YEARS OF EDUCATIONAL EXCELLENCE — تعمیر کردار سے تعمیر جہاں

E-MAIL YOUR WRITE UPS AT
mcd@usman.edu.pk